۲۳واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 21 مارچ 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مواصلات و تعمیرات

حسنین کو ٹیکس کنسٹرکشن کمپنی کے ترقیاتی منصوبوں کی صورتحال

***621:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–**

(الف) حسنین کو ٹیکس کنسٹرکشن کمپنی کو یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کے لئے الاٹ ہوئے،ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت،مدت تکمیل اور تاریخ آغاز بتائیں؟

(ب) اس کمپنی نے آج تک اس عرصہ کے دوران کتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کئےان کے نام بتائیں نیز کتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل نہ ہوئے؟

(ج) کیاحکومت اس کمپنی کے خلاف مقررہ مدت میں منصوبے مکمل نہ کرنے پر کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 09 جون 2008 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2008)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) حسنین کو ٹیکس کمپنی کو جنوری 2003 سے اب تک محکمہ مواصلات و تعمیرات میں جو ترقیاتی منصوبے الاٹ ہوئے،اس کے نام، تخمینہ لاگت،تاریخ آغاز اور مدت تکمیل کی تفصیل (Annexure "A")ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) اس کمپنی نے آج تک اس عرصہ تک جتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کئے اور جتنے مقررہ مدت میں مکمل نہ کئے ان کی تفصیل بھی (Annexure "A") میں دی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے-

(ج) 1-جزو "ب" میں Sr No.1,2,3 میں منصوبہ جات کا ذکر کیا گیا ہے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ کمپنی کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے-

2-تعمیر لاہور قصور روڈ کلومیٹر 1 ذخیرہ ڈسٹری بیوٹری تا کاہنہ کے منصوبہ کو مقررہ مدت میں مکمل نہ کرنے کی وجہ سے بقیہ کام حسنین کو ٹیکس کے حرجہ و خرچہ پر مکمل کر لیا گیا ہے-

3-کشادگی و بحالی سڑک قصور تا دیپالپور (سیکشن قصور تا کھڈیاں) مقررہ مدت میں مکمل نہ ہو سکا-جس کی وجہ سے حسنین کو ٹیکس کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا اور اب یہ کام فرم FWO کر رہی ہے-

4-بچیکی جڑانوالہ روڈ (گروپ-1)، کلو میٹر نمبر 81.47 تا 92.02 لمبائی 10.55 کلو میٹر:

چیف انجینئر (ساؤتھ)، پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے چٹھی نمبر P-1/374 مورخہ 16-06-2007 کے تحت ڈیفالٹر ڈیکلئر ڈکر دیا تھااور منصوبہ کا باقی کام میسرز حسنین کو ٹیکس کے Risk & Cost پر دوسرے ٹھیکیدار کو الاٹ کر دیا جو کہ دیا گیااور جاری ہے۔

5- کشادگی و مضبوطی عزیز ہوٹل تاوہاڑی چوک گروپ نمبر 1، کلومیٹر نمبر 3.70 تا 0.00 لمبائی 3.70 کلومیٹر:

عدالت سول جج ملتان کی طرف سے حکم امتناعی کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے محکمانہ کارروائی نہیں ہو سکتی۔

6- کشادگی و مضبوطی عزیز ہوٹل تا شیر شاہ روڈ گروپ نمبر 111، کلومیٹر 16.79 تا 4.32 لمبائی 12.47 کلومیٹر:

میسرز حسنین کو ٹیکس لمیٹڈ کے حرجہ و خرچہ پر میسرز عبدالوحید خان اینڈ کمپنی کو الاٹ کیا گیا ہے جو جاری ہے مزید براں میسرز حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کی Enlistment Committee نے بلیک لسٹ کر دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

سرگودھا فیصل آباد روڈ براستہ چنیوٹ کی تعمیر کا معاملہ

*622: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو سال قبل سرگودھا فیصل آباد روڈ براستہ چنیوٹ کی کشادگی کے دوران درخت کاٹے گئے تھے؟

(ب) اگر اس سڑک کا ٹینڈر منظور ہو چکا ہے تو اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کب شروع اور کب مکمل ہونی تھی؟

(د) اس کے ٹینڈر میں کن کن پارٹیوں نے حصہ لیا، ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس کا کام جس پارٹی کو دیا گیا ہے، اس کا نام اور پتہ جات بتائیں؟

(و) موقع پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے، کنٹریکٹر کو کتنی رقم آج تک ادا کی گئی ہے؟

(ز) کیا اس سڑک کو مکمل کرنے کی تاریخ گزر چکی ہے ہاں تو پھر ابھی تک اس کی تعمیر مکمل کیوں نہیں ہوئی، کیا حکومت اس کے کنٹریکٹر اور محکمہ کے متعلقہ ذمہ دار ملازمین کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 09 جون 2008 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2008)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) مذکورہ سڑک دو علیٰحدہ علیٰحدہ منصوبوں کے حصہ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔

پہلے منصوبہ میں یہ سڑک فیصل آباد تا چنیوٹ جبکہ دوسرے منصوبہ میں چنیوٹ یا سرگودھا تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک کے ڈیزائن کے مطابق کشادگی کے لئے جہاں ضرورت پڑی وہاں محکمہ ہائی وے کی درخواست پر محکمہ جنگلات نے کل 1887 درخت کٹوائے/Remove کئے۔

(ب) جیساکہ جزالف میں بیان کیاگیاہے یہ سڑک درج ذیل دو منصوبوں کا حصہ ہے جن کا تخمینہ لاگت اسطرح سے ہے:۔

(1) پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ، کمال پور، تخمینہ لاگت 1359.442 ملین روپے۔

(2) چنیوٹ، سرگودھا، خوشاب روڈ تخمینہ لاگت 2359.758 ملین روپے۔

(ج) دونوں منصوبے نومبر 2006 میں شروع ہوئے جس میں پہلا منصوبہ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ کمال پور روڈ جولائی 2010 میں مکمل ہوا (Substantial Completion) جب کہ دوسرا منصوبہ دسمبر 2009 میں مکمل ہوا (Substantial Completion)۔

(د) ان منصوبوں کے ٹینڈرنگ میں مندرجہ ذیل پارٹیوں نے حصہ لیا۔

(1) نام:سڑک کمال پور تا چنیوٹ۔

پارٹی میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی، میسرز لاجسٹک سیل، چائنہ انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک۔

تخمینہ لاگت: 1359.442 ملین روپے

2) پارٹی میسرز سردار محمد اشرف ڈی بلوچ اور میسرز چائنہ انٹرنیشنل وائر اینڈ الیکٹرک۔

تخمینہ لاگت: 2356.758 ملین روپے۔

(ہ) سڑک کمال پور پنڈی بھٹیاں چنیوٹ کا کام میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی کو دیا گیا۔

پتہ: ایچی سن کالونی، 1۔کلومیٹر رائے ونڈ روڈ لاہور۔

سڑک چنیوٹ سرگودھا خوشاب کا کام میسرز چائنہ انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک کو دیا گیا۔

پتہ:۔ مکان نمبرِ A۔5 گلی نمبر 16۔3/8۔F اسلام آباد۔

(و) ان دونوں منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے اور مین سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ چھوٹا موٹا کام جو کہ 5% سے بھی کم ہے کنٹریکٹ کے مطابق Defect Liability Period میں مکمل کیا جارہا ہے۔

ان میں دونوں منصوبوں پر ٹھیکیداروں کو درج ذیل ادائیگی ہو چکی ہے۔

(1) (P-I) سڑک کمال پور پنڈی بھٹیاں چنیوٹ 1807.517 ملین روپے

(2) (P-3) چنیوٹ سرگودھا خوشاب 3020.582 ملین روپے۔

(ز) ان منصوبوں کو مکمل کرنے کی تاریخ گزر چکی ہے اور سڑکیں بھی مکمل تعمیر ہو چکی ہیں تھوڑی بہت تاخیر کا باعث، فنڈز کی عدم دستیابی ہے لہذا محکمہ کسی کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ محکمہ کی کاوش سے بہر حال یہ دونوں سڑکیں عوام الناس کی آسانی کیلئے کافی عرصہ سے کھولی جا چکی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

سکیم موڑ تا چوبرجی روڈ کی توسیع اور انڈر پاس بنانے کا مسئلہ

*1029: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور (سکیم موڑ تا چوبرجی) شہر کا قدیم اور انتہائی مصروف روڈ ہے جہاں چوبیس گھنٹے ٹریفک کا رش رہتا ہے، بالخصوص رات کو بیرون شہر سے بڑے بڑے ٹرالر اور ٹرک اس روڈ سے شہر میں داخل ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیم موڑ تا چوبرجی تک یہ روڈ بہت تنگ ہے۔ خصوصاً سمن آباد اور چوک یتیم خانہ پر ہر وقت ٹریفک جام رہنے کی وجہ سے عوام الناس شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا حکومت ملتان روڈ لاہور (سکیم موڑ تا چوبرجی) کی توسیع کرنے، سمن آباد موڑ اور چوک یتیم خانہ پر انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 04 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 9 اگست 2008)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے اور کبھی کبھار ٹریفک کے شدید دباؤ کے تحت ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ملتان روڈ کی توسیع و ترقی میں دلچسپی رکھتی ہے۔ فی الوقت (فیز-I) ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ کی بہتری کے لئے منصوبہ تیار کیا گیا ہے جو زیر تعمیر ہے جبکہ چوک یتیم خانہ اور موڑ سمن آباد پر انڈر پاس بنانے کی تجویز فیز II میں شامل ہے، جونہی مزید فنڈز مہیا ہوں گے، سمن آباد موڑ اور چوک یتیم خانہ کی بہتری کے لئے بھی کام شروع کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

رنگ روڈ لاہور کی تعمیر و دیگر تفصیلات

***1799: جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) رنگ روڈ لاہور کی تعمیر کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہو رہی ہے ؟

(ب) ان ملازمین کے عہدہ، گریڈ، نام، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور لاہور میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبرز، ماڈل کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان گاڑیوں کی قیمت خرید کیا ہے نیز ان گاڑیوں کے سال 07-2006 اور 08-2007 کے پیٹرول / ڈیزل کے اخراجات مع مرمت بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 3 نومبر 2008)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف تا د) تمام جزو کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

لاہور-داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

***2760: جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ لاہور کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ پر ابھی تک 50 فیصد کام نہیں ہوا جبکہ تین سال اس کام کو شروع ہوئے گزر چکے ہیں؟

(ج) اس کی آج تک مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ لاہور کی تعمیر 14-04-2005 کو شروع ہوئی اور اس سڑک کی Substantial تکمیل 31 دسمبر 2009 سے ہو چکی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے، بلکہ سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے صرف سٹریٹ لائیٹس کا کام اور سروس روڈ کے BRB نہر پر پلوں کی تعمیر بقایا ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) بجلی کے کھمبوں، واساٹیوب ویل، سوئی گیس پائپ، شہدائی یادگاروں کی نئی جگہ منتقلی کی وجہ سے سڑک بروقت مکمل نہ ہو سکی۔

(د) اس سڑک کی تعمیر مالی سال 11-2010 میں ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

ٹی چوک میاں چنوں سے بائی پاس تلمبہ روڈ کی مرمت و دیگر تفصیلات

*2880: رانا بابر حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی چوک میاں چنوں سے لیکر بائی پاس تک تلمبہ روڈ میاں چنوں کی خصوصی مرمت پر سال 08-2007 کے دوران 3809923 روپے خرچ کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ کام کس ٹھیکیدار نے کیا ہے ان کا نام اور پتہ بتائیں؟

(ج) یہ کام کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے؟

(د) اس سے کون کون سا خصوصی مرمت کا کام ہوا ہے؟

(ہ) اس کام کا موقعہ پر کتنی دفعہ کن کن افسران نے وزٹ کیا ہے اور اس کام کی Completion کا سرٹیفکیٹ کس نے جاری کیا ہے؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ موقعہ پر اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کوئی کام نہیں ہوا ہے بلکہ پیچ ورک کا کام ہوا ہے؟

(ز) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس کام کی 90 فیصد رقم خورد برد کر لی گئی ہے؟

(ح) کیا حکومت اس کام کی تحقیقات کروانے کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ٹی چوک میاں چنوں سے لیکر گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں تک دورویہ سڑک پراونشل ہائی وے ڈویژن، ملتان (پراونشل ہائی وے سب ڈویژن خانیوال) کے چارج میں نہ ہے۔ لہذا مذکورہ سڑک کے اس دورویہ حصہ کی مرمت کے ضمن میں کوئی اخراجات نہ کئے گئے ہیں۔ تاہم گورنمنٹ

ڈگری کالج میاں چنوں سے لیکر بائی پاس تک سڑک پراونشل ہائی وے ڈویژن ملتان (پراونشل ہائے وے سب ڈویژن خانیوال) کے چارج میں ہے اور مذکورہ سڑک کے اس حصہ کی خصوصی مرمت کے ضمن میں سال 08۔2007 کے دوران۔/3810000 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ کام ناصر شیخ گورنمنٹ کنٹریکٹر، مکان نمبر 01، گلی نمبر B/3 حسن آباد گیٹ نمبر 01 چوک کمہاراں والا، ملتان نے کیا ہے۔

(ج) یہ کام مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے۔

1۔ خالد حسین ہمدانی، ایگزیکٹو انجینئر

2۔ حافظ عبدالرشید، ایگزیکٹو انجینئر

3۔ سید شفقت حسین بخاری، ایس ڈی او

4۔ سید تنویر حیدر شاہ، سب انجینئر

(د) اس سڑک کی کل لمبائی 4130 فٹ ہے جس میں سے 1480 فٹ لمبائی میں سڑک کو اکھاڑنے کے بعد اونچا کر کے بنایا گیا ہے۔ جبکہ باقی ماندہ 2650 فٹ لمبائی میں 18 فٹ چوڑی سڑک پر DST یعنی دو کوٹ تارکول اور بجری کے ساتھ مرمت کی گئی ہے۔

(ہ) اس کام کا مندرجہ ذیل نگرانی افسران نے باقاعدگی سے معائنہ کیا ہے اور انہی افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے۔

1۔ خالد حسین ہمدانی، ایگزیکٹو انجینئر

2۔ حافظ عبدالرشید، ایگزیکٹو انجینئر

3۔ سید شفقت حسین بخاری، ایس ڈی او

4۔ سید تنویر حیدر شاہ، سب انجینئر

(و) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ خصوصی مرمت کے کام میں 1480 فٹ سڑک کو دو فٹ اونچا کیا گیا اور 2650 میں دو کوٹ تارکول و بجری ڈالی گئی ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے۔

(ح) چونکہ یہ کام کلی طور پر منظور شدہ تخمینہ لاگت و تصریحات کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس لئے کسی قسم کی تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)</u>

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ کی مشینری و دیگر تفصیلات

*3058: رانا آصف محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع سیالکوٹ کے پاس کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) ان میں سے کون کون سی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب کس کس جگہ کھڑی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 7 مئی 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ میں مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1) ٹرک 2 عدد (2) موٹر گریڈر 1 عدد (3) روڈ رولر 13 عدد

(ب) ٹرک اور موٹر گریڈر چالو حالت میں ہیں- جبکہ 13 عدد روڈ رولر میں سے 10 خراب ہیں- تمام خراب مشینری متعلقہ سب ڈویژنل آفیسر پراونشل ہائی وے سب ڈویژن سیالکوٹ / پسرور اور نارووال کے سٹورز میں کھڑی ہیں- جبکہ مشینری جو درست حالت میں ہے وہ زیر استعمال ہے اور خراب مشینری کی (Auction) کا بندوبست کیا جا رہا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

پل فورڈواہ بہاولنگر کو کشادہ کرنے کی تفصیلات

*3783: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پل فورڈواہ بہاولنگر کو کشادہ نہ کیا گیا ہے جبکہ اس کے دونوں اطراف سڑکیں دورویہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے اس پل کی کشادگی کے لئے کوئی رقم مالی سال 10-2009 میں رکھی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس پل کی اہمیت اور عوام کی پریشانی کے باعث اس کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 جون 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ امر درست نہ ہے، دورویہ پُل منظور شدہ ہے۔ پُل کی کشادگی کے لیے سکیم تخمینہ لاگت تین کروڑ مورخہ 2009-02-12 کو منظور ہو چکی ہے۔ دورویہ پُل کی کشادگی کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ جبکہ ایک حصہ ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ بقایا آدھا حصہ پر سلیب ڈالنے کا کام جاری ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے مالی سال 11-2010 میں مبلغ 70 لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے تھے جو کہ اس پُل کی کشادگی کے کام پر خرچ ہو چکے ہیں، البتہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ مزید فنڈز مہیا کرنے کیلئے 4.5 ملین روپے کی رقم Re-appropriate کر رہا ہے تاکہ کام کو اس مالی سال میں مکمل کیا جا سکے۔

(ج) حکومت پنجاب نے اس پُل کی اہمیت اور اس علاقہ کی عوام کی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے ہی اس پُل کی کشادگی کی منظوری دے دی ہے اور اس کی کشادگی کا کام تیزی سے موقع پر جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمال پور روڈ کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات

*3821: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمال پور روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ 2006 میں دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر بروقت نہ ہوئی تو اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، اس کمیٹی کی کتنی میٹنگز ہوئیں، سڑک کی تعمیر میں تاخیر کی کیا وجوہات تھیں اور تاخیر کی ذمہ داری کس پر عائد کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات کے سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کے ممبران کی تعداد اور نام بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2009 تاریخ ترسیل 16 جولائی 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمال پور روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ نومبر 2006 میں دیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر بروقت نہ ہوسکی۔ جسکی وجہ سے پراجیکٹ انجینئرنگ سیل نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کو کنٹریکٹ منسوخ کرنے کی سفارشات ارسال کیں تاہم کنٹریکٹر الخان کنسٹرکشن کمپنی نے عدالت سے رجوع کیا اور ساتھ ہی اس نے وزیراعلیٰ پنجاب سے اپیل کی کہ انکو کنٹریکٹ کی کلاز Amicable Settlement کے تحت سڑک مکمل کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس ضمن میں رانا ثنا اللہ خان وزیر قانون پنجاب کی سربراہی میں ایک ہائی لیول کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق کنٹریکٹر کو سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کی تین میٹنگز ہوئیں تاہم اب منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جو کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی گئی اس کے ممبران کی تعداد 7 تھی اور اس کے ممبران کے نام مندرجہ ذیل تھے۔

1۔ رانا ثناء اللہ خان، وزیر قانون پنجاب (چیئرمین)
2۔ ملک محمد وارث کلو، (ایم پی اے)
3۔ حاجی محمد یعقوب (ایم پی اے)
4۔ چیف سیکرٹری، پنجاب
5۔ چیئرمین، پی اینڈ ڈی بورڈ
6۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب
7۔ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

ضلع گجرات، 07-2006 کے دوران پیچ ورک کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*4006: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع گجرات میں 07-2006 کے درمیان سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں کوئی خرچہ کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی رقم پیچ ورک کے سلسلہ میں خرچ کی گئی، جن سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا ان کے نام کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ 07-2006 کے دوران ضلع گجرات میں صوبائی سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں خرچہ کیا گیا۔

(ب) 07-2006 کے دوران پراونشل ڈویژن ہائی وے گجرات نے ضلع گجرات میں مبلغ 2.994 ملین روپے پیچ ورک کی مد میں مندرجہ ذیل سڑکوں پر خرچ کئے:-

1-گجرات بھمبر روڈ

2-گجرات جلال پور جٹاں روڈ

3-منڈی بہاؤالدین رسول کھاریاں جلال پور جٹاں ہیڈ مرالہ روڈ (ڈنگہ تا ہیڈ مرالہ)

4-گجرات سرگودھا روڈ

5-گجرات شادیوال روڈ

6-ہیڈ جگو سرائے عالمگیر روڈ

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

ضلع گوجرانوالہ، سڑکوں کی تکمیل کی صورتحال

*4141: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ ہائی وے نے ضلع گوجرانوالہ میں 07-2006 کے دوران سڑکوں کے کوئی منصوبہ جات مکمل کئے، آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا ان منصوبہ جات کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی، اگر ہاں تو کتنی؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کو مکمل کرنے والے ٹھیکیداروں کے نام مع منصوبہ اور کتنے منصوبہ جات پر ابھی کام جاری ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2009 تاریخ ترسیل 09 ستمبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) محکمہ ہائی وے نے ضلع گوجرانوالہ 07-2006 کے دوران سڑکوں کے کوئی منصوبہ جات مکمل نہیں کئے-

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے 217.055 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے-

(ج) 07-2006 کے دوران شروع کئے گئے منصوبہ جات میں سے جواب تک مکمل کئے گئے ہیں

(اور وہ منصوبہ جات جن پر کام جاری ہے) ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا، ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر کی تفصیلات

***4194: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کا قیام عمل میں آیا، اس پر کتنی لاگت آئی اور اس منصوبہ کے پایۂ تکمیل کی مدت کیا تھی؟

(ب) کیا اس کی تکمیل میں مین بلڈنگ مع کوارٹر، انٹرنل اور ایکسٹرنل کام اور واٹر سپلائی کی تکمیل بھی شامل تھی، کیا یہ تمام کام اپنے مقررہ وقت پر مکمل کر لئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2009 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔اس منصوبہ کی (Admin Approval) مورخہ 12-11-2004 کو 15.663 ملین روپے کی ہوئی۔اس کا Estimate مورخہ 06-11-2004 کو 15.926 ملین روپے کا Technical Sanction ہوا جو بعد میں مورخہ 19-01-2010 کو Revised Technical Sanction ہو کر 16.806 ملین روپے کا ہوا۔آج تک اس منصوبہ پر 16.393 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ منصوبہ کی لاگت تکمیل 17.564 ملین روپے ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل مدت دو سال تھی۔

(ب) اس منصوبہ میں ہسپتال بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، ایک عدد گریڈ (19-18) کی رہائش، دو عدد گریڈ (17-16) کی رہائشیں، چار عدد گریڈ (10-1) کے کوارٹر، چار دیواری، 5000 گیلن کی پانی کی ٹینکی، سیوریج اور واٹر سپلائی کا انٹرنل اور ایکسٹرنل کام شامل تھا۔ہسپتال کی مین بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، چار عدد سٹاف کوارٹر، چار دیواری مکمل کر کے محکمہ صحت کو مورخہ 07-05-2009 کو حوالے کر دیئے گئے اور محکمہ صحت کے زیر استعمال ہیں۔گریڈ (19-18) اور گریڈ (17-16) کی رہائشوں کا کام بھی مکمل ہونے کے قریب ہے۔وقت پر کام مکمل نہ ہونے کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔

سالانہ فنڈز کی وصولی اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	فنڈز (Million)	خرچہ (Million)
2004-05	7.5	7.21
2005-06	7.435	7.425
2006-07	1.479	1.410

2007-08	0.500	0.348
ٹوٹل	16.914	16.393

مالی سال 2007-08 کے بعد کوئی فنڈز نہیں آئے۔ مبلغ 1.171 ملین روپے فنڈز کی دستیابی کے لئے محکمہ صحت کو بمطابق چٹھی نمبر BS/1322/2009-10/Health/UF/B-21 مورخہ 23-12-2010 کو دوبارہ لکھا گیا جو تا حال وصول نہ ہوئے ہیں بقیہ کام فنڈز کی وصولی کے بعد دو ماہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

پی پی 7 راولپنڈی، پل سروبہ کی تعمیر کا مسئلہ

*4204: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر پل سروبہ نزد گاؤں سروبہ پی پی 7 راولپنڈی کا منصوبہ کب منظور ہوا؟

(ب) آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پل کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس پل کی تعمیر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 03 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2009)

جواب (ترمیم شدہ)

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) تعمیر پل سروبہ نزد سروبہ راولپنڈی کا منصوبہ مئی 2005ء کو منظور ہوا۔

(ب) سکیم کا تخمینہ لاگت 257.676 ملین روپے ہے، جس میں سے 87.387 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ پل کا Substructure تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس کے علاوہ پل کی 1.92 کلومیٹر لمبی اپروچز میں سے 1.22 کلومیٹر لمبائی میں Sub Base ڈال دیا گیا ہے۔ اس طرح منصوبے پر تقریباً 28 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) اس وقت یہ معاملہ لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بینچ میں زیر غور ہے۔ عدالت کا فیصلہ آنے پر ان سوالات کا جواب دیا جائیگا۔ (د) ۔ ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مارچ 2011)

مجاہد پل موضع مجاہد یونین کونسل سہال راولپنڈی کی تعمیر کی تفصیلات

4377*:جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مجاہد پل موضع مجاہد یونین کونسل سہال پی پی 7 راولپنڈی کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہونی تھی؟

(ب) اس کا تخمینہ لاگت بتائیں نیز آج تک اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی کتنا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کی تعمیر کیلئے سال 10-2009 کے بجٹ میں رقم مختص ہے مگر اس کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے؟

(د) اس کی تعمیر کا کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت کب تک عوامی مفاد کے تحت اس کی تعمیر دوبارہ شروع کروانے اور جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 05 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2009)

جواب (ترمیم شدہ)

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) تعمیر مجاہد پل کا کام، سکیم کشادگی و بہتری اور تعمیر سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹر چینج موٹروے لمبائی 23.56 کلومیٹر ضلع اٹک و راولپنڈی کا حصہ ہے۔

یہ سکیم 28 ستمبر 2004 کو منظور ہوئی سکیم میں سے سڑک کی تعمیر و کشادگی کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جبکہ تعمیر پل مجاہد کا کام مورخہ 12 فروری 2008 کو شروع ہوا جس کی مدت تکمیل 18 ماہ تھی۔

(ب) سکیم کا کل تخمینہ لاگت 248.60 ملین روپے ہے جس میں سے تعمیر پل مجاہد کا تخمینہ لاگت 138.311 ملین روپے ہے۔ سکیم پر مالی سال 11-2010 تک 157.174 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جس میں سے 44.840 ملین روپے تعمیر پل کا خرچہ ہے۔ 22 کلومیٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ تعمیر پل میں سے تقریباً 33% کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جی ہاں! 10-2009 میں اس کے لیے رقم مختص تھی اور 11-2010 اس کے لیے رقم مختص کی گئی لیکن سیلاب سے پیدا شدہ (Financial Constraint) کی وجہ سے پل پر کام کی رفتار سست ہوئی۔

(د) سیلاب کی وجہ سے اخراجات کو(Re-prioritize) کیا گیا جس کی وجہ سے سینکڑوں منصوبہ جات جن میں یہ منصوبہ بھی شامل ہے(Re-prioritize) کیا گیا ہے۔مالی پوزیشن بہتر ہونے پر اس منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 19مارچ 2011)

لاہور فیصل آباد روڈ پر کٹس(Cuts)اور یوٹرن کی تفصیلات

*4544:رانا تنویر احمد ناصر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور فیصل آباد روڈ جو کہ بی او ٹی پراجیکٹ ہے پر جو Cuts اور U Turn دیئے گئے ہیں وہ کس پالیسی کے تحت دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان Cuts اور U Turn کی جگہ کے تعین کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا تھا اور کیا قواعد و ضوابط وضع کئے گئے تھے مزید کن لوگوں نے اس بابت فیصلہ جات میں حصہ لیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان Cuts اور U Turn کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو بے تحاشہ تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) کیا حکومت عوام الناس کو درپیش ان تکالیف و مصائب کو دور کرنے اور عوام کو سہولیات فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 24اکتوبر 2009تاریخ ترسیل 20نومبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) لاہور۔شیخوپورہ فیصل آباد روڈ جو کہ بی او ٹی(B.O.T) پراجیکٹ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔ اس پر یوٹرن اور کٹس حکومت پنجاب کے مقرر کردہ تکنیکی مشاورتی گروپ یعنی Associated Consulting Centers اور Mott McDonald Pakistan کے فراہم کردہ ڈیزائن کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

(ب) یوٹرن کی تعداد اور مقامات کا تعین حکومت پنجاب کے مقرر کردہ تکنیکی مشاورتی گروپ نے Concession agreement کے مطابق کم و بیش ہر 5 کلومیٹر کے بعد کیا اور اس پر عمل درآمد حکومت پنجاب کی منظوری سے کیا گیا ہے اور مزید براں یوٹرن کا تعین کرتے وقت سفر کرنے والوں کی حفاظت کو مد نظر رکھا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں یہ کسی حد تک درست ہے۔دراصل سڑک کی تعمیر کے وقت یوٹرن مناسب مقامات پر تعمیر کئے گئے تھے۔تاہم وقت گزرنے کے ساتھ، آبادی اور سڑک کے ساتھ ساتھ تعمیرات میں اضافے کی وجہ سے عوام کو کچھ مقامات پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(د) کچھ معزز ارکان اسمبلی نے اس عوامی مسئلے کی نشاندہی کی جس کو حل کرنے کے لئے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اور چیف انجینئر ہائی وے نے معزز ارکان اسمبلی کے ساتھ میٹنگز کیں اور محکمہ کی ایک کمیٹی نے معزز ارکان اسمبلی کے ہمراہ سڑک کا بھی تفصیلی دورہ کیا اور اپنی سفارشات مرتب کیں۔ان سفارشات کی روشنی میں معزز ارکان اسمبلی کی مشاورت کے بعد کچھ فیصلوں پر عمل درآمد کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔باقی ماندہ فیصلے Privilege Committee کی میٹنگ میں، جو کہ مورخہ 31-01-2011 کو متوقع ہے، کر لئے جائیں گے تاکہ عوام کو درپیش مسائل کا ازالہ ہو سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

محکمہ میں گریڈ 17 کے انجینئرز کی ترقیوں کی تفصیلات

*4611: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ سترہ میں بھرتی ہونے والے گریجوایٹ انجینئرز کو اگلے گریڈ میں ریگولر ترقی کے لئے اوسطاً کتنے سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے؟

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے گریجوایٹ انجینئرز کی تعداد کتنی ہے جنہیں گریڈ سترہ میں کام کرتے ہوئے پندرہ سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور ان کی گریڈ اٹھارہ میں ریگولر ترقی نہیں ہو سکی؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 نومبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) حکومت پنجاب کے مروجہ قوانین کے مطابق گریڈ سترہ (17) سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے۔

1) گریڈ اٹھارہ میں اسامیوں کی دستیابی
2) سالانہ کارکردگی کی رپورٹس
3) محکمانہ کارروائی اور اس کے نتیجے میں ملنے والی سزاؤں کی تفصیل
4) لازمی تربیت برائے ترقی اور محکمانہ امتحان

یہ سب تفصیلات اکٹھی کرنے کے بعد محکمانہ ترقی کی کمیٹی(DPC)افسران کی کارکردگی کا جائزہ لے کران کی سنیارٹی کے مطابق گریڈ اٹھارہ میں ترقی کی سفارش کرتی ہے۔محکمہ تعمیرات و مواصلات میں بھی یہی طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔

اس طریقہ کار میں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ گریڈ سترہ(17) سے گریڈ اٹھارہ(18) میں زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے۔حکومت پنجاب نے گریڈ سترہ(17) سے گریڈ اٹھارہ (18) میں ترقی پانے کے لیے کم از کم پانچ سال گریڈ سترہ میں سروس لازم قرار دی ہے۔زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں اور یہی قوانین محکمہ ہذا میں بھی نافذ العمل ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے گریجوایٹ انجینئرز جن کی گریڈ سترہ میں بھرتی ہوئی اور انہیں اسی گریڈ میں کام کرتے ہوئے پندرہ سال یا اس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان کی تعداد پینتالیس (45)ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21جنوری 2011)

پاکپتن،زیر تعمیر پولیس لائن و جیل کی تفصیلات

*4615:چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاک پتن میں پولیس لائن اور جیل زیر تعمیر ہے یہ کب شروع ہوئیں اور کب مکمل ہونگی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس لائن اور جیل کی تعمیر میں تاخیر سے ان کی لاگت بڑھ چکی ہے اگر لاگت بڑھی ہے تو کتنی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صوبائی بلڈنگ کی طرف سے جیل اور پولیس لائن پاک پتن کی تعمیر میں شامل ٹھیکیداران کو کروڑوں روپے غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے ٹھیکیداران کام نہ کر رہے ہیں اس غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کے ذمہ داران کے خلاف کیا قانونی کارروائی ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 28اکتوبر 2009تاریخ ترسیل 20نومبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ پاکپتن میں پولیس لائن اور جیل زیر تعمیر ہیں۔دونوں سکیموں کے شروع ہونے اور بمطابق ایگریمنٹ ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں تعمیر میں تاخیر کی وجہ سے لاگت بشکل پرائس ویری ایشن بڑھی ہے۔اس وقت پولیس لائن میں پرائس ویری ایشن 4.031 ملین روپے ادا کی جاچکی ہے۔جیل میں نان ریزیڈینشل پورشن میں 4.023 ملین روپے پرائس ویری ایشن اور ریزیڈینشل پورشن میں 1.150 ملین روپے پرائس ویری ایشن ادا کی جاچکی ہے۔

مزید پرائس ویری ایشن فنڈز آنے پر بلوں کی ادائیگی کے ساتھ دی جائے گی۔چونکہ فنڈنگ ایگریمنٹ کی ٹائم لسٹ کے مطابق نہ ہوئی ہے۔لہذا محکمہ کا کوئی آفیسر ذمہ دار نہ ہے۔

(ج) جی ہاں جیل اور پولیس لائن پاکپتن کی تعمیر میں شامل ٹھیکیداران کو ایڈوانس ادائیگی کی گئی تھی۔غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کا تعین کرکے سپرنٹنڈنگ انجینئر پراونشل بلڈنگ سرکل فیصل آباد نے رپورٹ تیار کی۔اس رپورٹ کے بعد ٹھیکیداران نے کافی کام (جس کی ایڈوانس ادائیگی کی گئی تھی) کر دیا ہے۔مذکورہ بالا رپورٹ کے مطابق متعلقہ ٹھیکیداران / فرموں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔آئی اے زیڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر	2۔محمد مشتاق باجوہ گورنمنٹ کنٹریکٹر
3۔ایم ایس غلام محمد اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر	4۔رانا خالد حسین گورنمنٹ کنٹریکٹر
5۔آئی اے برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر	6۔ ایم ایس شاہ حسین گورنمنٹ کنٹریکٹر

رپورٹ ہذا کے مطابق متعلقہ افسران جنہوں نے ایڈوانس ادائیگی کی تھی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔محمد باقر (ایگزیکٹو انجینئر)	2۔ رانا اقبال اشرف (ایس ڈی او)
3۔محمد سعید سیال (ایس ڈی او)	4۔ محمد نوشیر واں (سب انجینئر)
5۔محمد طارق (سب انجینئر)	

اس ضمن میں مندرجہ بالا افسران کے خلاف PEEDA ایکٹ 2006 کے تحت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے

بمطابق چٹھی نمبری SO.D.II(C&W)12-3/09 مورخہ 01-10-2010 انکوائری کا آرڈر

کر دیا ہے جس کے مطابق شیخ محمد عزیز ڈائریکٹر ایڈمن ورکس دفتر چیف انجینئر بلڈنگز نارتھ زون بلڈنگز

ڈیپارٹمنٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے اور اس وقت انکوائری جاری ہے جو کہ اگلے ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

جی او آر ون لاہور۔تین لاکھ سے زائد سپیشل ریپیئر سے متعلقہ تفصیل

*4749: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر I لاہور میں کچھ افسران کی رہائش گاہوں کی Special Repair سال 2005 تا 2007 کے دوران کی گئی ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان رہائش گاہوں کے نمبر مع آفیسر کا نام جن پر تین لاکھ روپے سے زیادہ سالانہ خرچ آیا، کی تفصیل بیان کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 03 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ جی۔او۔آر۔I لاہور میں مالی سال 06۔2005 اور 07۔2006 کے دوران سپیشل ریپیئر کے کام کروائے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال 06۔2005 میں کسی بھی رہائش گاہ کا سپیشل ریپیئر کا 3 لاکھ سے زیادہ کا کوئی کام نہیں ہوا۔ جبکہ مالی سال 07۔2006ء میں جن رہائش گاہوں پر 3 لاکھ سے زائد رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رہائش نمبر / رہائشی کا نام	خرچہ
1۔19 ایکمن روڈ جی۔او۔آر۔I مسٹر جسٹس شبیر رضا صاحب	8,61,190/۔
2۔B۔12 ایکمن روڈ جی۔او۔آر۔I ہوم سیکرٹری بریگیڈیئر اعجاز علی شاہ	4,28,568/۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

ضلع فیصل آباد، بجٹ و دیگر تفصیلات

***4901: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) ضلع فیصل آباد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو کتنی رقم سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں، زیر تکمیل منصوبے کب تک مکمل ہوں گے؟

(تاریخ وصولی 16 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع فیصل آباد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے سال 2007-08 میں 348.487 ملین روپے اور 2008-09 میں 316.782 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) سال 2007-08 میں 335.541 ملین روپے اور سال 2008-09 میں 259.324 ملین روپے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئے۔ منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ان میں سے 48 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 29 منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ زیر تکمیل منصوبہ جات کی تفصیل مع تاریخ تکمیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

ضلع فیصل آباد، ہائی وے کو فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

***4902: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) ضلع فیصل آباد کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ہائی وے کو کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی سڑکوں کی تعمیر و مرمت مکمل ہو چکی ہے، کتنی ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائی وے کو دی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i) دوران مالی سال 08-2007 ضلع فیصل آباد میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں 800.465 ملین روپے فنڈز اور مرمت کی مد میں 56.028 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے۔

(ii) دوران مالی سال 09-2008، ضلع فیصل آباد میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں 1420.583 ملین روپے فنڈز اور مرمت کی 111.171 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے۔

(ب) (i) مالی سال 08-2007 کے دوران تعمیر پر 732.779 ملین روپے خرچ کئے گئے اور مرمت پر 55.981 ملین روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) مالی سال 09-2008 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر 1247.572 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) مالی سال 10-2009 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر 1025.150 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) مالی سال 11-2010 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر 225.439 ملین خرچ کئے گئے، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 08-2007 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	27
مالی سال 09-2008 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	14
مالی سال 10-2009 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	36
مالی سال 11-2010 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	03

(د) مالی سال 11-2010 میں 1119.229 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جن کے مطابق 8 سڑکیں اس سال مکمل ہو جائیں گی اگر حکومت نے 604.929 ملین بقایا فنڈز مالی سال 12-2011 میں مختص کر دیئے تو بقیہ سڑکیں بھی سال 12-2011 میں مکمل ہو جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

راولپنڈی، ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے منصوبے کی تفصیلات

*4995: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی مری روڈ پر سیکرٹریٹ ٹو چاندنی چوک ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کے منصوبے کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ب) اس منصوبے کی تکمیل کتنے عرصہ میں مکمل کی جائے گی، نیز اس روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا کمپنی کے مالک کا نام بتایا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ وصولی 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) راولپنڈی مری روڈ پر سیکرٹریٹ ٹو چاندنی چوک ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کے منصوبے کا ابتدائی تخمینہ لاگت تقریباً 18 ارب روپے ہے۔

(ب) یہ منصوبہ بوجہ انتہائی زیادہ تخمینہ لاگت اور وسائل کی کمی کے باعث رواں مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

لاہور۔ ٹھوکر نیاز بیگ سے چوبرجی تک ری ماڈلنگ کے منصوبے میں تاخیر و دیگر تفصیلات

*5233: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان روڈ ٹھوکر نیاز بیگ سے چوبرجی تک ری ماڈلنگ کا منصوبہ کن وجوہات کی بناء پر تاخیر کا شکار ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد چوک پر اوور ہیڈ بنانے کی سکیم کو ختم کر کے انڈر پاس بنانے کا فیصلہ کیا گیا مگر بعد ازاں انڈر پاس کا ارادہ بھی ترک کر دیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) شہروں میں پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کی توسیع وبہتری کرنے سے پہلے بہت سے مراحل کی تکمیل درکار ہوتی ہے جن میں اضافی زمین کی خریداری، عمارتوں کو گرایا جانا، بجلی وٹیلی فون کے کھمبوں ولائنوں کی متبادل جگہوں پر منتقلی، پہلے سے موجود پانی، سیوراور گیس کی لائنوں اور تنصیبات کی حفاظت و منتقلی، یہ تمام اقدامات مراحلہ وار کئے جاسکتے ہیں اوران سب کاموں کے بعد ہی سڑک کی تعمیر کا کام شروع کیاجاسکتاہے۔موجودہ مالی سال میں فنڈز کی کمیابی بھی کاموں کی رفتار میں رکاوٹ بنی۔تاہم موجودہ رفتار تسلی بخش ہے اور پہلے حصہ یعنی ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ میں تمام کام تیزی سے جاری ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ فنڈز کی کمی کی بنا پر پراجیکٹ کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیاہے اور فی الوقت فیز۔1 "ٹھوکر تا سکیم موڑ" کا کام شروع کیا گیا ہے جبکہ موڑ سمن آباد پر انڈر پاس کی تجویز فیز II کا حصہ ہے۔جونہی دوسرے فیز کے لئے فنڈز مہیا ہوں گے اس کی تعمیر کا کام بھی شروع کردیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21جنوری 2011)

سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں میں زیادہ سے زیادہ وزن لادنے کی تفصیلات

*5265: میاں نصیر احمد: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی سڑکوں پر 20/22 ٹن سے زیادہ وزن والی گاڑیاں نہیں چل سکتیں یاسڑکوں کی Capacity نہیں ہوتی اگر جواب اثبات میں ہے توکیااس سلسلے میں کوئی قانون ہے تواس کے متعلق ایوان کو آگاہ فرمایاجائے کہ زیادہ سے زیادہ کتناوزن ایک گاڑی، ٹرالی، ٹرک یا کنٹینر پر لادا جاسکتاہے؟

(ب) جن سڑکوں سے زیادہ وزن والی گاڑیاں گزرتی ہیں وہاں پر گڑھے پڑجاتے ہیں، حکومت اپنی ان سڑکوں کی حفاظت کے لئے کیااقدامات اٹھاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18دسمبر 2009تاریخ ترسیل 22جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) جزوی طور پر درست نہ ہے کیونکہ گاڑیوں کی وزن اٹھانے کی صلاحیت ان کی ایکسل کی تعداد کے مطابق مقرر کی گئی ہے نہ کہ مجموعی وزن کی بنیاد پر جس کا نوٹیفیکیشن مورخہ 02-09-2000 کو جاری کیا گیا(جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے)۔صلاحیت فی ایکسل تقریباً 8.40 ٹن بنتی ہے کیونکہ سٹیرنگ کے

ذریعے تقریباً 30% وزن سڑک پر منتقل ہوتا ہے اور پچھلے ایکسل سے بقیہ 70% وزن سڑک پر منتقل ہوتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اوپر بیان کئے گئے Notification کے مطابق مطلوبہ وزن سے زیادہ وزن کی گاڑیوں پر سڑک پر چلنے کی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ جس پر زیادہ وزن کے مطابق جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔ محکمہ ٹریفک پولیس اس پر عملدرآمد کا ذمہ دار ہے۔ ایکسل لوڈ کنٹرول پالیسی پر عملدرآمد صرف صوبہ پنجاب کی حد تک ممکن نہ ہے کیونکہ جب تک قومی سطح پر اس اہم ایشو کیلئے کوئی قانون سازی نہ کی جائے اور تمام صوبے اس پر عملدرآمد کو مکمل طور پر یقینی نہ بنائیں تو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لئے واپڈا، پی ٹی سی ایل کے کھمبوں کو ہٹانے پر ادائیگی کرنے کی تفصیلات

*5267: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنی سڑکوں کو چوڑا کرتا ہے تو واپڈا اور پی ٹی سی ایل کو کھمبوں کو ہٹانے اور نئی جگہ نصب کرنے کیلئے ادائیگی کرتا ہے اگر ہاں تو کن شرائط پر ادائیگی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یوٹیلٹی بل وصول کرنے والے محکمے صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سڑکوں کو توڑتے ہیں، استعمال کرتے ہیں یا اپنے کھمبے وغیرہ نصب کرتے ہیں تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کوئی ادائیگی کرتے ہیں اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کس شرح تناسب سے وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنی سڑکوں کی کشادگی کے وقت محکمہ واپڈا اور محکمہ P.T.C.L کو اپنے کھمبے ہٹانے اور نئی جگہ نصب کرنے کیلئے، ان محکمہ جات کے Demand Notice کے مطابق ادائیگی کرتا ہے۔ تاہم یہ محکمے کام کرنے کے بعد کئے گئے کام کا اصل حساب و کتاب محکمہ مواصلات و تعمیرات کو دینے کے پابند ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ یوٹیلٹی بل وصول کرنے والے محکمے، صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لیے ادائیگی کرتے ہیں۔ مرمت کا تخمینہ ٹوٹنے والی سڑکوں کی Specification اور رائج الوقت ریٹس کے مطابق لگایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2011)

لاہور تا جڑانوالہ روڈ و دیگر تفصیلات

*5269: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا جڑانوالہ روڈ جو جڑانوالہ تا موڑ کھنڈا دو رویہ بن چکی ہے کی خستہ حالی سے عوام سخت پریشانی کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جڑانوالہ سے پھولنگر جاتے ہوئے موڑ کھنڈا بائی پاس انتہائی خستگی کا شکار ہو چکا ہے جس سے عوام سخت پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا حکومت جلد از جلد مذکورہ سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جڑانوالہ تا موڑ کھنڈا روڈ کی کل لمبائی 33.56 کلو میٹر ہے۔اس کا حصہ از بچیکی تا لنڈیوالی زیر تکمیل ہے جس کو جون 2011 تک مکمل کر دیا جائے گا تاہم باقی سڑک کی دو رویہ تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور تسلی بخش ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موڑ کھنڈا بائی پاس مرمت طلب ہے مگر اس کی حالت اتنی خراب نہ ہے جو عوام کے لئے پریشانی کا باعث ہو، تاہم وقتاً فوقتاً پیچ ورک کا کام جاری رہتا ہے۔

(ج) جی ہاں، موڑ کھنڈا بائی پاس کی مرمت کے لئے فنڈز اس سال کے ریسر فیسنگ پروگرام میں شامل کیا ہوا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر اس کی ریسر فیسنگ کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

سیالکوٹ تاوزیر آباد سڑک کی تفصیلات

*5278:جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ سیالکوٹ تاوزیر آباد سڑک جو ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ سڑک کے درمیان گرین بیلٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہر روز کوئی نہ کوئی حادثہ رونما ہوتا رہتاہے؟

(ج) کیاحکومت مذکورہ سڑک کے درمیان گرین بیلٹ فوری بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22دسمبر 2009تاریخ ترسیل 20جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف)سیالکوٹ وزیر آباد روڈ جس کی تعمیر کاکام میسرز حسنین کو ٹیکس کو الاٹ ہوا تھا، کام کی تعمیر میں تاخیر پر کمپنی کو ڈیفالٹر قرار دے دیا گیااور سڑک کا بقایا کام FWO کو الاٹ ہواہے۔سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) سڑک کے درمیان گرین بیلٹ وزیر آباد تا سمبڑیال مکمل ہے تاہم سمبڑیال تاسیالکوٹ زیر تعمیر ہے۔مگراس پر موجود یوٹرنز کا غلط استعمال حادثات کا باعث ہے۔

(ج) مذکورہ بالا گرین بیلٹ کا بقایا کام فروری 2011کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21جنوری 2011)

وہاڑی، محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5295:سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وہاڑی میں سال 09۔2008اور 10۔2009کے دوران کتنی رقم سالانہ محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس سڑک کی تعمیر پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کس کس کمپنی / فرم سے کروائی گئی ان کے نام بتائیں؟

(د) ان سڑکوں کی تعمیر کے دوران کس کس سڑک میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت وصول ہوئی،ان سڑکوں کے نام بتائیں؟

(ہ) اس ناقص مٹیریل کی تحقیقات کس کس لیبارٹری سے کروائی گئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ وہاڑی میں مالی سال 09-2008 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 857.331 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے پچھلے سال / سالوں سے جاری شدہ پانچ سکیموں کی مد میں 759.346 ملین روپے، ایک نئی سکیم کے 50.000 ملین روپے اور MPA صاحبان کی تجویز کردہ (Four Sector Programme) کی سترہ سکیموں کے 47.985 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔

جبکہ مالی سال 10-2009 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 520.722 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے پچھلے سال / سالوں سے جاری شدہ 22 سکیموں کے لئے 444.237 ملین روپے، سپلیمنٹری گرانٹ کے تحت سکیموں کے لئے 55.000 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے اور ساؤتھرن پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 21.485 ملین روپے فنڈز مہیا کئے گئے۔

(ب) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 وہاڑی میں محکمہ صوبائی شاہرات کے تحت تعمیر ہونے والی سڑکات کی تفصیلات اخراجات تخمینہ لاگت، لمبائی اور تعمیراتی فرموں کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) اس مد میں تحریر ہے کہ سڑکوں کی تعمیر جس کمپنی / فرم سے کروائی گئی ان کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ ہذا کی جملہ سڑکات ہائی وے Specification کے عین مطابق تعمیر کی گئی ہیں تا حال کسی بھی سڑک کے بارے میں کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) ناقص مٹیریل کے استعمال کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ محکمہ نے اپنے طور پر مندرجہ ذیل سڑکوں کو روڈ ریسرچ اور مٹیریل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ سے چیک کرایا اور اس رپورٹ میں جن نقائص کی نشاندہی کی گئی وہ ٹھیکیداروں سے ایگریمنٹ کے مطابق ٹھیک کروائے گئے۔ تاہم چونکہ نقائص معمولی نوعیت کے تھے جس سے سڑکات کی Stability اور Serviceability پر فرق نہیں آتا تھا۔ اس لئے کسی بھی آفیسر / ملازم کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

I-کشادگی و بہتری وہاڑی حاصل پور روڈ (سیکشن وہاڑی تا ہیڈ اسلام ضلع وہاڑی)

II-کشادگی و بہتری وہاڑی ٹبہ سلطان پور روڈ ضلع وہاڑی

III-کشادگی و بہتری وہاڑی ٹبہ سلطان پور مخدوم رشید روڈ ضلع وہاڑی

IV-کشادگی و بہتری روڈ میلسی تا خیر پور ٹامے والی لمبائی 30.5km لمبائی 12.84 km

V-ریماڈلنگ / ڈویلپمنٹ دورویہ سڑک اندریں شہری علاقہ بوریوالہ کلومیٹر 555.23 تا 557.25 لمبائی 4.02 کلومیٹر وہاڑی

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2011)

وہاڑی، سڑکوں کی صورت حال کی تفصیلات

*5296: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) وہاڑی میں محکمہ ہائی وے کی کون کون سی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) ان سڑکوں کی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مرمت پر کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) جن سڑکوں کی حالت خراب ہے، ان کی مرمت یا از سر نو تعمیر کروانے میں کیا امر مانع ہے؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کی جلد از جلد بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ صوبائی شاہرات کے تحت جملہ سڑکات بہتر حالت میں ہیں۔ کوئی بھی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) ان سڑکوں پر مالی سال 2008-09 میں سالانہ مرمت کی مد میں 12.394 ملین روپے اسپیشل مرمت کی مد میں 1.538 ملین روپے اور ریسر فیسنگ کی مد میں 16.330 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سالانہ مرمت، اسپیشل مرمت، ریسر فیسنگ کی مد میں مالی سال 2008-09 خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	اسپیشل مرمت	ریسر فیسنگ
1	لاہور قصور کھڈیاں ودیپالپور وہاڑی ملتان روڈ لمبائی	3.925	- - -	- - -

	42.24کلو میٹر ضلع وہاڑی			
2	لڈن اسلام ہیڈورکس کلو میٹر نمبر18.00 تا35.45 ضلع وہاڑی	0.576	0.120	4.438
3	جھنگ ٹی ٹی سنگھ چیچہ وطنی بوریوالہ روڈ، کلو میٹر84.52تا139.06 کلو میٹر ضلع وہاڑی	1.510	– – –	0.845
4	ٹبہ سلطان پور میلسی خیرپور ٹامیوالی کلو میٹر نمبر0.00تا47.26 ضلع وہاڑی	2.903	0.548	2.188
5	بوریوالہ تا کمانڈ کلو میٹر نمبر0.00تا17.00 ضلع وہاڑی	1.129	– – –	– – –
6	وہاڑی میلسی کہروڑ پکا لودھراں روڈ کلو میٹر نمبر0.00تا54.58 ضلع وہاڑی	2.351	0.870	8.859

مالی سال2009-10 میں سالانہ مرمت کی مد میں2.929 ملین روپے اسپیشل مرمت میں0.500 ملین روپے اور ریسر فیسنگ کی مد میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

سالانہ مرمت، اسپیشل مرمت، ریسر فیسنگ کی مد میں مالی سال2009-10 خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	اسپیشل مرمت	ریسر فیسنگ
1	لاہور قصور کھڈیاں ودیپالپور وہاڑی ملتان روڈ لمبائی52.54 کلو میٹر ضلع وہاڑی / پاکپتن	1.000	– – –	– – –
2	جھنگ ٹی ٹی سنگھ چیچہ وطنی بوریوالہ روڈ، کلو میٹر91.94تا139.06 کلو میٹر سیکشن ضلع وہاڑی	0.250	– – –	– – –
3	ٹبہ سلطان پور میلسی خیرپور ٹامیوالی کلو میٹر نمبر0.00تا34.42 ضلع وہاڑی	0.300	– – –	– – –
4	بوریوالہ تا کمانڈ کلو میٹر نمبر0.00تا17.00 ضلع وہاڑی	1.065	0.500	– – –
5	وہاڑی میلسی کہروڑ پکا لودھراں روڈ کلو میٹر	0.314	– – –	– – –

				نمبر 0.00تا54.58ضلع وہاڑی

(ج) پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال کے زیرانتظام سڑکوں کی حالت بہتر رکھنے کے لئے اس کی مسلسل دیکھ بھال کی جاتی ہے اور دستیاب وسائل میں ان کو Maintain کیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت ضلع وہاڑی میں محکمہ پراونشل ہائی وے کی تمام شاہرات اچھی حالت میں ہیں ان کی مسلسل دیکھ بھال کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21جنوری 2011)

لاہور گوجرانوالہ روڈ اور سیالکوٹ ڈسکہ روڈ کی تعمیر اور دیگر تفصیلات

*5685: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور گوجرانوالہ روڈ عرصہ ڈیڑھ سال سے زیر تعمیر ہے اس کی منظوری کب ہوئی اور یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2008میں لاہور روڈ گوجرانوالہ سے سیالکوٹ تک دورویہ تعمیر کرنے کی منظوری دی تھی، یہ سڑک کن مراحل میں ہے، آگاہ کریں؟

(ج) گوجرانوالہ سے سیالکوٹ اور ڈسکہ سیالکوٹ سنگل روڈ کی تعمیر کب تک شروع کر دی جائے گی، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22جنوری 2010تاریخ ترسیل 13اپریل 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) لاہور گوجرانوالہ روڈ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے، اس لیے یہ سوال صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ بشمول شرقی بائی پاس گوجرانوالہ کی منظوری مالی سال 2008-09(2009-05) میں ہوئی۔ یہ سڑک دورویہ بنائی جارہی ہے یہ کام میسرز FWO کو جون 2009میں الاٹ کر دیا گیا اور یہ سڑک تین حصوں میں بن رہی ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ شرقی بائی پاس کی لمبائی 14.25Km ہے۔

2۔ گوجرانوالہ ڈسکہ کی لمبائی 21.87کلو میٹر ہے۔

3۔ڈسکہ تا سیالکوٹ کی لمبائی 27.50کلو میٹر ہے۔

مندرجہ بالا تمام حصوں پر کام جاری ہے۔

(ج) گوجرانوالہ سیالکوٹ براستہ ڈسکہ دورویہ سڑک کی تعمیر جون 2009 سے شروع ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 ستمبر 2010)

ضلع سیالکوٹ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5686: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ 11 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) ان ملازمین پر سالانہ کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ کی جارہی ہے؟

(ج) کن کن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) ان گاڑیوں کے نمبرز اور ماڈل بتائیں نیز ان گاڑیوں پر سالانہ کتنی رقم مرمت اور ڈیزل / پٹرول پر خرچ ہوتی ہے؟

(ہ) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنی رقم سالانہ کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(و) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سڑکوں کی مرمت کے لئے فراہم کی گئی اور جن سڑکوں کی از سر نو تعمیر شروع ہوئی، ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 13 اپریل 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ کے تحت گریڈ 11 اور اس سے اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایگزیکٹو انجینئر گریڈ 18	1=
سب ڈویژنل آفیسر گریڈ 17	2=
ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر گریڈ 17	1=
ہیڈ کلرک گریڈ 14	1=
ہیڈ ڈرافٹسمین گریڈ 13	1=

سٹینو گرافر گریڈ12 =1

سب انجینئر گریڈ11 =6

ڈرافٹسمین گریڈ11 =2

ٹوٹل =15

ان پندرہ اسامیوں میں ڈرافٹسمین کی ایک پوسٹ خالی ہے۔

(ب) ان افراد کی سالانہ تنخواہوں کا خرچہ تقریباً18 لاکھ روپے اور ٹی اے/ڈی اے کا خرچہ تقریباً1 لاکھ روپے ہوتا ہے۔

(ج) جن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان کی تفصیل یوں ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت
سعید احمد	ایگزیکٹو انجینئر	18	بی ایس سی انجینئر
عطا محمد	ایس ڈی او	17	بی ایس سی انجینئر
سرمد اختر	ایس ڈی او	17	بی ایس سی انجینئر

(د) ان گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور سالانہ خرچہ کی تفصیل ذیل ہے۔

گاڑی نمبر	ماڈل		سالانہ خرچہ
STV941	سوزوکی	2006	0.450 ملین روپے
STS695	سوزوکی	2005	0.400 ملین روپے
LXH7422	سوزوکی	1998	0.400 ملین روپے

(ہ) بابت سال 08-2007 میں ترقیاتی کاموں کے لئے ضلع سیالکوٹ کو 749.66 ملین روپے اور 09-2008 میں 696.518 ملین روپے اور برائے مرمت سڑکات بالترتیب 12.76 ملین روپے اور 18.85 ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے۔

(و) سڑکوں کی تعمیر پر برائے سال 08-2007 میں 675.028 ملین روپے اور 09-2008 میں 572.827 ملین روپے اور اسی طرح مرمت پر 12.76 ملین روپے اور 18.85 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 ستمبر 2010)

بہاولنگر، سڑک کی تعمیر کا مسئلہ

*5732: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کمرشل کالج اور گورنمنٹ بوائز کالج بہاولنگر تک سڑک کی حالت

ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی چوڑائی محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق کتنی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر کب تک مکمل کرے گی اور تاخیر کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کمرشل کالج اور گورنمنٹ بوائز کالج بہاولنگر تک کی سڑک، منصوبہ توسیع مرمت سڑک بہاولنگر شہر تا چشتیاں کا حصہ ہے جو کہ اس وقت زیر تعمیر ہے۔ ٹھیکیدار کو 18 کلومیٹر لمبائی (گروپ۔IV) بشمول یہ حصہ الاٹ شدہ ہے۔ جس میں سے 16 کلومیٹر لمبائی میں کارپٹ کی پہلی تہہ بچھادی گئی ہے۔ باقی دو کلومیٹر کا کچھ حصہ جو کہ ان کالجز کے سامنے ہے وہاں پر پتھر ڈالنے (Base Course) کا کام تیزی سے جاری ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں اس پر بھی کارپٹ کی تہہ بچھادی جائے گی۔

(ب) مجوزہ سڑک کی پختہ چوڑائی 32 فٹ ہے، جس میں 24 فٹ کارپٹ روڈ ہوگی اور بقایا دونوں اطراف پر 4 فٹ چوڑے پختہ شورلڈرز ہونگے۔

(ج) مالی سال 10۔2009 میں اس منصوبہ کے لئے مبلغ 151.369 ملین فنڈز مہیا کیے گئے تھے

جو کہ مکمل طور پر خرچ ہو گئے تھے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے سڑک کا کام مقررہ وقت میں مکمل نہ ہو سکا۔

اس مالی سال (11۔2010) میں اس سڑک کیلئے مبلغ 281 ملین روپے مہیا کیے جا چکے ہیں۔ موقع

پر تیزی کے ساتھ کام جاری ہے اور یہ گروپ 2011۔06۔30 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مارچ 2011)

لاہور شرقپور روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*5833: جناب عبدالوحید چودھری: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شرقپور روڈ32 کلو میٹر دورویہ سڑک کا ٹھیکہ کب، کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) اس سڑک کی تکمیل کے لئے کتنی مدت درکار تھی اور کتنی مرتبہ دورانیہ بڑھایا گیا؟

(ج) بروقت منصوبہ مکمل نہ ہونے پر مزید کتنے اخراجات بڑھے،اس کا کون ذمہ دار ہے؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ شرقپور چوک میں ہائی وے کی سرکاری زمین پر قبضہ گروپ کے لوگوں نے ناجائز دکانیں تعمیر کر رکھی ہیں؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ شرقپور چوک کا توسیعی منصوبہ As per approvals متعلقہ افسران اور قبضہ گروپ کی ملی بھگت سے ملتوی کر دیا گیا؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شرقپور چوک کی توسیع اور سڑک کی بروقت تکمیل نہ کرنے پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2010 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) لاہور۔شرقپور روڈ 32 کلو میٹر دورویہ سڑک کا کام تین گروپوں میں درج ذیل ٹھیکیداروں کو دیا گیا۔

گروپ 1۔ کلو میٹر 14 تا کلو میٹر 31 (17 کلو میٹر) کا کام میسرز سرور اینڈ کمپنی کو مورخہ 22-09-2008 کو دیا گیا ہے۔

گروپ 2۔ کلو میٹر نمبر 31 تا کلو میٹر نمبر 46 (15 کلو میٹر) کا کام میسرز خالد رؤف اینڈ کمپنی کو 14-10-2008 کو دیا گیا ہے۔

گروپ 3۔ ڈیگ نالہ پر برج بنانے کا کام میسرز رؤف خالد اینڈ کمپنی کو مورخہ 25-01-2010 کو دیا گیا ہے۔

(ب) اس سڑک کی مدت تکمیل ایک سال تھی جو مورخہ 13-10-2009 کو مکمل ہونا تھی۔ لیکن فنڈز کی کم دستیابی کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی مدت تکمیل ایک دفعہ بڑھائی گئی ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی مدت تکمیل مزید بڑھانی پڑے گی۔

(ج) زیر تکمیل منصوبے پر ایگریمنٹ کی کلاز 55 کے تحت اخراجات میں کمی یا بیشی کا صحیح تخمینہ منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد ہی لگایا جاسکے گا اور اس اضافہ کا کوئی اہلکار یا ٹھیکیدار ذمہ دار نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ شر قپور چوک میں پنجاب ہائی وے کی سرکاری زمین پر کسی کا ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ شر قپور چوک کا توسیعی منصوبہ منظوری کے مطابق سرکاری زمین پر ہی تعمیر ہوگا۔

(و) سڑک کی بروقت تکمیل فنڈز کی کم دستیابی کی وجہ سے نہ ہوئی ہے جس کے لئے نہ ہی ٹھیکیدار اور نہ ہی کوئی اہلکار ذمہ دار ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2011)</u>

<u>ضلع رحیم یار خان، سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات</u>

<u>*5952: محترمہ زیب جعفر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) سال 07-2006 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں کتنی اور کون کون سی روڈز تعمیر کی گئیں، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی، سال وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان میں کتنی سڑکیں مکمل ہوئیں اور کتنی نامکمل چھوڑ دی گئیں، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 10 جون 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) سال 07۔2006 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں صوبائی محکمہ شاہرات پنجاب کے زیر نگرانی جو سڑکیں تعمیر کی گئیں اور ان پر جتنی رقم خرچ ہوئی کی سال وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل سڑکیں فنڈز کی مکمل دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی ہیں جو کہ بالترتیب مالی سال 11۔2010 اور 12۔2011 میں فنڈز آنے پر مکمل ہو جائیں گی۔

I۔ کشادگی و اصلاح شاہی روڈ از جیٹھ بھٹہ تا چوک بہادر پور۔

II۔ کشادگی و اصلاح مین لنک روڈ اقبال آباد (موٹروے) KLP روڈ تا تھلی چوک۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 اگست 2010)</u>

پی پی 250 روجھان تامیراں پور روڈ کی مرمت و دیگر تفصیلات

*5956: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راجن پور، پی پی 250 میں روجھان تامیراں پور روڈ اور بنگلا اچھا تامزاری مائنر روڈ کب کتنی لاگت سے بنائی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈز مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) مذکورہ روڈز کی آخری مرتبہ کب مرمت کرائی گئی اور اس پر کتنا خرچہ آیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈز کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) مذکورہ سڑکات بالترتیب 85-1984 اور 04-2003 میں تعمیر کی گئی تھیں اور ان کی لاگت مبلغ 60 لاکھ روپے اور 75 لاکھ روپے تھی۔

(ب) درست ہے۔ دونوں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) سڑک از روجھان تامیراں لمبائی 5.2 کلو میٹر جب سے تعمیر ہوئی ہے اس کی مرمت نہ ہوئی ہے، نہ ہی مرمت کی مد میں کوئی خرچہ کیا گیا ہے۔ جبکہ سڑک بنگلہ اچھا تامزاری مائنر، لمبائی 2.50 کلو میٹر ضلعی حکومت راجن پور کے زیر انتظام ہے اور اس کی مرمت و خرچہ کی بابت ضلعی حکومت راجن پور سے پوچھنا مناسب ہوگا۔

(د) سڑک از روجھان فلڈ بند تامیراں پور براستہ ڈیرہ دلدار سیلاب کی وجہ سے بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی ہے ۔اس کی درستگی / بحالی کے لئے ٹینڈرز ماہ فروری میں پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے منظور کر لیا تھا اور موقع پر مرمت کا کام جاری ہے۔ جبکہ سڑک از بنگلہ اچھا تامزاری مائنر کی مرمت کے بابت ضلعی حکومت راجن پور سے تفصیل لی جا سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مارچ 2011)

پی پی 252 مظفر گڑھ، بائی پاسز کی تعداد و تفصیل

*6331: ملک بلال احمد کھر : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 252 مظفر گڑھ میں پراونشل ہائی وے نے ایک نیا بائی پاس فاطمہ شوگر ملز تا شیخ عمر تونسہ بائی پاس کوٹ ادو بنایا ہے اگر ہاں تو اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کیا یہ مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) کیاسنانواں کوٹ ادو نیا بائی پاس مکمل ہو گیا ہے اور کیا یہ عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور کب تک اس کو مکمل کر کے عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا؟

(ج) کیا مذکورہ بائی پاس میں جن کاشتکاروں کی زمین آئی تھی اور اس کا معاوضہ حکومت نے رکھا تھا وہ لوگوں کو مل گیا ہے اگر مل گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ بائی پاس ابھی تک مکمل نہیں ہوا اور رفاہ عامہ کے لئے نہیں کھولا جا سکا؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) محکمہ شاہرات پنجاب نے مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا جو کہ 12 کلو میٹر لمبائی پر مشتمل تھا لیکن بوجہ رکاوٹ چند مقامی زمینداران منصوبہ مکمل نہ ہو سکا اور تقریباً 30.000 ملین روپے لاگت کا کام مکمل کیا جا سکا۔

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے دوران چند مقامی زمینداروں نے رکاوٹ ڈالی اور زمین کا معاوضہ نہ ملنے تک کام کرنے سے روک دیا گیا محکمہ شاہرات پنجاب کی بھرپور کوشش کے باوجود ان زمینداروں نے بائی پاس کو مکمل نہ ہونے دیا جس کی بنا پر چیف انجینئر (ساؤتھ) نے ٹھیکیدار کی درخواست پر مورخہ 2008-01-09 کام کو فائنل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور بائی پاس کی تقریباً 4.70 کلو میٹر لمبائی میں مختلف مقامات (Reaches) پر کام نہ کیا جا سکا۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس بائی پاس میں کاشتکاروں کی زمین آئی تھی اور اس سلسلے میں شوگر سیس فنڈز میں سے پنجاب حکومت کو 10.000 ملین فنڈ میسر کئے گئے مگر متعلقہ شوگر ملز نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا کہ شوگر سیس کے فنڈز بغرض حصول اراضی خرچ نہیں کئے جا سکتے جس کو عدالت عالیہ نے منظور کرتے ہوئے شوگر ملز کے حق میں فیصلہ دیا اور فنڈز بغرض حصول اراضی نہ ملنے کی وجہ سے منصوبہ مکمل نہ کیا جا سکا۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق FMR سڑکوں کے لئے زمین کی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2010)

لاہور

18 مارچ 2011

مقصود احمد ملک

سیکرٹری

بروز پیر21مارچ2011محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات و جوابات اور نام ارکان اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوال نمبر
1-	سید حسن مرتضیٰ	621 ۔ 622
2-	مہر اشتیاق احمد	1029
3-	جناب محمد نوید انجم	1799 ۔ 2760
4-	رانا بابر حسین	2880
5-	رانا آصف محمود	3058
6-	جناب محمد طارق امین ہوتیانہ	3783
7-	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	3821
8-	چودھری محمد اسد اللہ	4006 ۔ 4749
9-	محترمہ طلعت یعقوب	4141
10-	چودھری عامر سلطان چیمہ	4194
11-	جناب محمد شفیق خان	4204
12-	رانا تنویر احمد ناصر	4544
13-	انجینئر قمر الاسلام راجہ	4611 ۔ 5233
14-	چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ	4615
15-	خواجہ محمد اسلام	4901 ۔ 4902
16-	محترمہ نگہت ناصر شیخ	4995
17-	میاں نصیر احمد	5265 ۔ 5267
18-	چودھری ظہیر الدین خاں	5269
19۔	جناب علی حیدر نور خان نیازی	5278
20۔	سردار خالد سلیم بھٹی	5295 ۔ 5296

21۔	محترمہ دیبامرزا	5685 ۔ 5686
22۔	محترمہ ثمینہ نوید	5732
23۔	جناب عبدالوحید چودھری	5833
24۔	محترمہ زیب جعفر	5952
25۔	سردار عاطف حسین مزاری	5956
26۔	ملک بلال احمد کھر	6331